www.oqasa.org

ابتدائیہ چراغِ وقت

عنایت اللہ

شب بیداری کے چراغ جلانے والو
ظلمت کدے میں روشنی کی بات کرو

یہ حسین وجمیل کائنات ۔ یہ خوبصورت جہانِ رنگ وبو ۔ یہ رات کی تنہائیاں یہ نیلگوں آسماں پرسجی ہوئی بزم انجم ۔ یہ شب کے پاسباں اپنی منزل کی طرف رواں ۔ یہ رات کی خاموشی کے سازوسرود ۔ انکی چمک دمک، انکی سریں ۔ انکے نور کے جلوے، روحوں کی مستی کے سرور ۔ یہ شب بیداروں، کی تنہائیوں کے جلوے ۔ یہ نیم شب، کے کارواں کی منزلوں کے راستے ۔ یہ جگرسوزی، یہ رازِ پنہاں سے آشنائی کی لذتیں ۔ یہ رات کے مسافر ہشرق سے طلوع ہونے والی صبح کی جلوہ گری کی زینت میں گم ہوتے جاتے ہیں ۔ سلسلہء کائنات کا عمل جاری ہے اور قافلہ ءزندگی اپنی منزل کی مسافتیں طے کرتا چلا آرہا ہے ۔ صبح وشام ہوتی رہتی ہے ۔ گردش ایام اپنے عمل کو جاری رکھتی ہے ۔ انسانی زندگی طلوع اورغروب ہوتی رہتی ہے ۔ فناہ کے دیس میں کسی مسافر کو اس سرائے فانی میں ٹھہرنے کی اجازت نہ ملی ۔ یہ جلوہ گاہ حسن کے مسافر، دردانگیز منظر کی رقت میں، اپنی منزل حیات کی مسافتیں طے کرتے اپنی اصل منزل پر پہنچ جاتے ہیں ۔ یا اللہ ہمیں خیر اور سلامتی کی زندگی عطا فرما ۔ امین ۔

انبیاء علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی توحید پرستی کی تعلیمات دیتے رہے ۔ دنیا کی بے ثباتی کی آگاہی بخشتے رہے ۔ ازدواجی زندگی کا علم سکھاتے رہے ۔ آفرینش نسل کی عقدہ کشائی فرماتے رہے ۔ اخلاقی صفات کی رہنمائی کرتے رہے ۔ اخوت ومحبت کا درس دیتے رہے ۔ خدمت و ادب کا پیغام پہنچاتے رہے ۔ ایثاروشار کا راستہ بتاتے رہے ۔ صبروتحمل کی افادیت سمجھاتے رہے ۔ اعتدال ومساوات کا گیان دیتے رہے ۔ نیکی اور بدی سے مطلع کرتے رہے ۔ خیر اور شر کی نشاندہی کا عرفان عطا کرتے رہے ۔ خدمت خلق کی عبادت سے سرشار کرتے رہے ۔ عدل وانصاف کی گرہ کھولتے رہے ۔ روز قیامت اور جزاوسزا کا تصور پیش کرتے رہے ۔ امانت ودیانت کی عقدہ کشائی کرتے رہے ۔ سادگی اور شرافت کا نور پھیلاتے رہے ۔ مذہب کے نظریات اور تعلیمات کی روشنی میں معاشرے کی تشکیل وتکمیل کرتے رہے ۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی رہنمائی اور فلاح کیلئے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبران کو سلامتی اور راہ ہدایت کی تعلیمات کا پیغام دینے کیلئے اس دنیا میں بھیجا ۔ پیغمبران کی امتیں انکے بتائے ہوئے الہامی دستور حیات، ضابطہ حیات، طرز حیات اور نظریات کو اپنا کر بے نظیر صفات اور انمول صداقتوں کی قندیلیں اس جہان رنگ وبو میں روشن کرنے میں محو رہیں ۔ مذاہب پرست امتیں مخلوق خدا کو کنبہ خدا سمجھتی رہیں ۔ دل وجان سے مخلوق خدا کی خدمت اور ادب کی قندیلیں روشن کرتی رہیں ۔ ایثاروشار کے عمل کی خوشبو پھیلاتی رہیں ۔ اخوت ومحبت کی آسمانی اور روحانی قدریں انسانیت میں بکھیرتی رہیں ۔ اعتدال ومساوات کو ضابطہ حیات میں ڈھالتی رہیں ۔ دکھی انسانوں کو راحت کا ساماں مہیا کرتی رہیں ۔ جابر اور ظالم حکمرانوں کے نظریات اور قانونی ضابطوں کو پاش پاش کرتی رہیں ۔ طبقات اور تفاوت، براہمن اور شودر کا نظام روندتی رہیں ۔ عدل وانصاف کی شمعیں روشن کرتی رہیں ۔ دنیا کو امن اور سلامتی کا گہوارہ بناتی رہیں ۔ آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت ابراہیم علیہ السلام تک اور

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لیکر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک چار الہامی، روحانی اور آسمانی صحیفے اس دنیا میں انسانیت کی رہنمائی کیلئے اللہ تعالیٰ نے یکے بعد دیگرے پیغمبران پر نازل فرمائے۔ حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور شریف، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت شریف، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل شریف اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر قرآن شریف۔ ان الہامی کتابوں کے ذریعہ بنی نوع انسان کو سلامتی کا راہ دکھانا، انکے بنیادی نظریات، توحید پرستی، خیر وشر اور گناہ ثواب کی پہچان اور قیامت کے دن ان اعمال کی جزا سزا سے آگاہی بخشنا تھا۔ خوف خدا انسانوں کے دلوں میں اجاگر کرنا تھا۔

بدقسمتی سے ان مذاہب کے ناداں پیروکار اور انکے بے سوجھت پیشوا اپنے اپنے مذاہب کو مسلکوں اور فرقوں میں تقسیم کرتے اور آپس میں جنگ وجدل اور ایک دوسرے کا قتال کرتے چلے آرہے ہیں۔ جو پیغمبران کی تعلیمات اور نظریات کا کینسر بن چکے ہیں۔ بین الاقوامی سطح پر تمام اہل کتاب پیغمبران کی امتیں سیاستدانوں کی زیر قیادت ایک دوسرے کیساتھ دست وگریباں اور جنگیں لڑتی۔ ایک دوسرے کا قتال کرتی۔ ایک دوسرے کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے عمل سے دوچار ہوتی چلی آرہی ہیں۔ ان تمام امتوں کے اقتدار کے سیاسی ابلیس بڑی ہنر مندی سے مذاہب کے رہبر ورہنما بن کر دنیا میں ابھرتے چلے آرہے ہیں۔ تمام امتیں اور انکے پیشوا ایک بین الاقوامی سیاست اور سازش کا شکار ہو چکے ہیں۔ دراصل تمام امتیں نمرود، فرعون، شداد، ہامان اور یزید کے نظریات اور ضابطہ حیات پر مشتمل جمہوریت کی سیاست کے پیغمبران کے شکنجے میں بری طرح پھنس چکی ہیں۔ وہ مذہب کے روپ میں باطل نظام کے ایجنٹ اور پیغمبران کے نظریات کے باغی، منکر اور منافق ہیں۔ ان جمہوریت کے سیاسی وارثوں نے ان تمام انبیا علیہ السلام کی تعلیمات اور نظریات اور تہذیب وتمدن کو کچل کر رکھ دیا ہے۔ یہ تمام امتیں ان سیاستدانوں کی زیر قیادت اپنے اپنے انبیا علیہ السلام کی تعلیمات اور نظریات کی گستاخ، بے ادب، باغی اور انکی شانِ عظیم کو مسخ کرنے والی بن چکی ہیں۔

ان تمام امتوں نے اقوام عالم اور دنیا کے تمام مختلف نظریات کے ماننے والوں کے سامنے جو مذاہب اور انبیا علیہ السلام کے کردار کا تشخص پیش کیا ہے۔ نہ وہ انکی تعلیمات کا حصہ ہے۔ اور نہ ہی انکے کردار کا، ان سے دور کا واسطہ یا تعلق ہے۔ تمام امتیں پیغمبران کے نظریات اور تعلیمات کے خلاف ایک گہری سازش اور کھلی بغاوت کے کردار میں جھونک دی گئی ہیں۔ پیغمبران کی تمام امتوں کے سیاستدانوں اور حکمرانوں نے انکے الہامی صحیفوں کی تعلیمات، انکے نظریات، انکے ضابطہ حیات، انکے طرز حیات، انکے اخلاقیات، انکی صفات، انکی صداقتوں کو اپنے اپنے ممالک میں منسوخ، معطل، بے اثر اور بے بس بنا کر رکھ دیا ہے۔ پیغمبران کی جگہ انکی امتوں پر ابلیس کے ارباب سیاست کے دانشوروں کی تیار کردہ تعلیمات، انکے نظریات، انکے ضابطہ حیات، انکی طرز حیات، انکے اخلاقیات، انکی صفات، انکی خودساختہ انسانیت سوز سیاستدانوں کی باطل صداقتوں پر مشتمل ایک بین الاقوامی مذہب جمہوریت رائج کر رکھا ہے۔ جس نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبران کی ازل سے ابد تک کی الہامی روحانی تعلیمات اور نظریات کو ملکی اور بین الاقوامی سطح پر منسوخ کرکے ایک دجال کی طرح نگل لیا ہے۔

جمہوریت ایک جھوٹا، ظالم، غاصب، بدکردار، بے حیا، نفس پرست، بد دیانت، مادہ پرست اور اقتدار پرست، کنبہ خدا کے قاتلوں کے نظریہ

حیات کا نام ہے۔جمہوریت کے مذہب کے سیاستدان تمام انبیا کی روحانی تعلیمات اور الہامی نظریات کو ایک ایک کر کے ختم کئے جا رہے ہیں۔ان تمام انبیاء علیہ السلام کی بنیادی قدروں ازدواجی زندگی، اخوت ومحبت، ادب واحترام، کنبہ خدا کے حقوق کا تحفظ، اعتدال و مساوات، ایثار و نثار، صبر و تحمل، دنیا کی بے ثباتی اور عدل وانصاف پر مشتمل تہذیب وتمدن کی عمارت کی بنیادوں کو مسمار کر چکے ہیں۔انسانی اور معاشی قتال، اسکا تدارک صرف اور صرف مذاہب کی بقا میں مضمر ہے۔تمام امتوں کو اپنے اپنے محبوب ومقبول پیغمبران کی طرف لوٹنا ہو گا۔تمام ادیانِ عالم کے مذہبی پیشواؤں سے ملتجی ہوں کہ وہ ایک بین الاقوامی کانفرنس بلا کر اس جمہوریت کے سیاسی اہل دانش مدبروں سے اور ان کے نظام اور سسٹم کی سرکاری بالادستی کے عذاب سے بنی نوع انسان اور انکی نسلوں کو نجات دلانے کا کوئی راستہ نکالیں۔

انبیاء علیہ الاسلام کے نظریات اور تعلیمات کے خلاف مغرب میں مخلوط معاشرہ اور جنسی آزادی کے نیپام بموں نے۔مذہب کی ازدواجی زندگی اور اسکے نظام حیات کا خاتمہ کر دیا ہے۔بنی نوع انسان سے اسکے خاندان کی شناخت اور پہچان چھین لی ہے۔جنسی آزادی سے مرد اور عورتیں بغیر نکاح شریف کے بچے پیدا کرتے ہیں اور اس ضابطہ حیات کو قانونی تحفظ دیا جا چکا ہے۔یہ بچے گھروں کی بجائے وکٹورین چائلڈ ہومز میں پرورش پاتے ہیں۔مرد اور عورت اولاد کے فطرتی جذبوں، اسکی محبتوں، اسکی پرورش کے فطرتی عمل سے محروم ہوتے جا رہے ہیں۔

مخلوط معاشرے اور جنسی آزادی کے قانونی تحفظ نے مذہب کے نظریات کو ختم کر ڈالا ہے۔اولاد کو ماں باپ کی شفقتوں اور خدمت سے محروم کرنے کا عمل جاری کر چکے ہیں۔جمہوریت کے سیاسی پیغمبران نے بنی نوع انسان سے ماں باپ، دادی دادا، نانی نانا، بہن بھائی اور بیٹی بیٹے کے مقدس آسمانی رشتوں کی مذہبی تہذیبی عمارت کو پامال کر دیا ہے۔مغرب میں کلیسا و گرجا میں ازدواجی زندگی کے مذہبی فنکشن کو ختم کیا جا رہا ہے۔مخلوط معاشرے اور جنسی آزادی نے مذہب کے بنیادی ضابطہ کو روند کر رکھ دیا ہے۔انسان جنگلی جانور اور حیوان ناطق بن کر رہ گیا ہے۔جمہوریت کے سیاسی پیغمبران اور انکے پیروکار، انبیاء علیہ الاسلام کے نظریات اور تعلیمات کے منکر انکی امتوں میں داخل ہو کر ایک منافق کا بدترین رول ادا کرتے چلے آ رہے ہیں۔ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبران کے سلامتی کے نظریات اور تعلیمات کو نگلتے جا رہے ہیں۔

مادیت، وسائل اور اقتدار پر قابض ہو کر یہ نمرود، فرعون، شداد اور یزید کے ایجنٹ وہ کام کر رہے ہیں جو انکے گرو اپنی زندگیوں میں نہ کر سکے۔

انہوں نے مخلوق خدا کو کنبہ خدا سمجھنے کے نظریات اور تعلیمات کا وہ حشر کر دیا ہے۔جسکا انبیاء علیہ الاسلام کی امتیں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھیں۔جب تک ان امتوں کی رہنمائی مذہبی اور روحانی پیشواؤں کے ہاتھ میں رہی۔اس وقت تک خدمت خلق ملتوں کے کردار کا حصہ رہا۔اخوت ومحبت انکا سرمایہ حیات رہا۔ایثار و نثار انکے اعمال کی خوشبو بنا رہا۔انسانوں میں امانت و دیانت کی روشنیاں پھیلتی رہیں۔اعتدال و مساوات کے اعمال کی شمعیں روشن ہوتی رہیں۔عدل وانصاف کے پیامی اپنا حق ادا کرتے رہے۔بیماروں کو شفا، بھوکوں کو غذا، ننگوں کو لباس مہیا کرنے کی عبادات جاری رہیں۔انسانوں سے ہمدردی، دکھی انسانوں کی دلجوئی، زخمیوں کی مرہم پٹی، انسانی اذیتوں کی تلافی کے اعمال انبیاء علیہ الاسلام کی امتوں اور انکے پیشواؤں کا سرمایا حیات بنے رہے۔وہ دنیا کی بے ثباتی کے آشنا تھے۔وہ بے سروسامانی کی زندگی کے باوجود انسانی دلوں پر حکومتیں کرتے رہے۔جمہوریت کے سیاسی ابلیسی دانشوروں کے نظریات اور تعلیمات کی

سرکاری بالادستی اور انکی حکمرانی انبیاءعلیہ الاسلام کے نظریات اور تعلیمات کو بری طرح روندتے چلے جارہے ہیں۔
انبیاءعلیہ السلام کی محبت فاتح عالم اور ادب وخدمت کی عبادت اور ابلیس کے ارباب سیاست کی مادہ پرستی اور اقتدار پرستی کی نفرت اور نفاق کی طرز حیات کا فرق تمام امتوں اور انسانیت کو سمجھانا ہوگا۔یا اللہ تو انبیا علیہ السلام کی امتوں کے دلوں پر اس رازِ حقیقی کو منکشف فرما۔تو اس سچائی کے مقصد کو حاصل کی منزل سے ہمکنار فرما۔تاکہ دنیا کے تمام نظریات کے پیروکاروں کے سامنے انبیا علیہ السلام کی الہامی، روحانی صفات اور صداقتوں کو انکے اصل روپ میں پیش کیا جاسکے۔ہمیں اور ہماری آنیوالی نسلوں کو پتہ چل سکے کہ تمام انبیا علیہ السلام انسانیت کیلئے فلاح اور سلامتی کی قندیلیں ہیں۔سچائی کے نور کو عام کرنا تمام پیغمبران کے مذہبی اہل بصیرت پیشواؤں اور امتیوں کا طیب فریضہ ہے۔یا اللہ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرما۔امین۔

بابا عنایت اللہ

www.oqasa.org